بسم اللہ الرحمن الرحیم

نغماتِ شاہی

دارالعلوم شاہ ولی اللہ کی خوش اور نرم آوازیں

بقلم: محمّد سعید فوزان غفرلہ ہریوری

جماعت دوّم الف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱)

میں تیرا فقیر ملنگ خدا

اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ

میں تیرا فقیر ملنگ خدا
مجھے اپنے رنگ میں رنگ خدا

خوشبوؤں کی طرح ہر چند رہوں
تیری یاد سے بہرہ مند رہوں
تیری مٹھی میں ہی بند رہوں
گم تجھ میں تیری سوگند رہوں
دم دم تو میرے سنگ خدا
مجھے اپنے رنگ میں رنگ خدا

تو دن میں ہے تورات میں ہے
ہر پھول میں ہے ہر بات میں ہے
میری سوچ میرے نغمات میں ہے
میری روح میں ہے میری ذات میں ہے
تیرا نور تیرا آہنگ خدا
مجھے اپنے رنگ میں رنگ خدا

میرا ظاہر اندر جیسا ہو
منظر پس منظر جیسا ہو
میرا عشق سمندر جیسا ہو
اور تیرے پیمبر جیسا ہو
میرے جینے کا ہر ڈھنگ خدا
مجھے اپنے رنگ میں رنگ خدا

تیری رحمت یوں اپنائے مجھے
آنکھوں پہ ہر وقت بٹھائے مجھے
تجھ بن اک سانس نہ آئے مجھے
شیطاں اگر بہکائے مجھے
کروں اپنے آپ سے جنگ خدا
مجھے اپنے رنگ میں رنگ خدا

سینہ ہو میرا شیشہ کی طرح
اور بینائی جھرنے کی طرح
آواز بھی ہو شعلہ کی طرح
چمکوں میں صدا ہیرے کی طرح
مجھے گلنے نہ پائے زنگ خدا
مجھے اپنے رنگ میں رنگ خدا
اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ

بروز پیر — ۱۴۳۸/۶/۲۸ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۲)

﷽ حمدِ بارِ تعالیٰ

میرے مولیٰ تیرا ثانی نہیں سارے زمانے میں
توہی ہے قادرِ مطلق صدا اس کارخانے میں

نہ تجھ کو اونگ آتی ہے نہ تجھ کو نیند آتی ہے
کہ پھر بھی مرضی تیری ساری دنیاں کو سلانے میں

سبھی سونے سے اٹھتے ہی تیری تسبیح کرتے ہیں
ہے کیسی پر اثر دعوت مؤذن کے جگانے میں

تیری حمد و ثناء کرتے ہیں طائر اپنی بولی میں
کہ توہی تو کے گن گاتے ہیں یہ سب چہچہانے میں

سلیمانؑ کو جہاں میں تونے ہی بادشاہی دی ہے
توہی تھا اس کے آنے تخت کو اوپر اڑانے میں

ہے کرتے رات و دن تیری بغاوت یہ تیرے بندے
لگا ہے پھر بھی تو سب کو جہنم سے چھڑانے میں

خدایا معاف کر دے تو فوزآن کی ہوئی خطائیں سب
کہ تیرا حق ادا نہ کر سکا وہ اس ترانے میں

میرے مولٰی تیرا ثانی نہیں سارے زمانے میں
تو ہی ہے قادرِ مطلق صدا اس کارخانے میں

بروز پیر بعد العشاء— ۲۸/۶/۱۴۳۸ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۳)

نعت النبی ﷺ

نبیِ اکرمؐ شفیعِ اعظمؐ دکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیاں کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

قدم قدم پر ہے خوف رہزن، زمیں بھی دشمن فلک بھی دشمن
زمانہ ہم سے ہوا ہے بد ظن، تمہیں محبت سے کام لے لو

شکستہ کشتی ہے تیز دھارا، نظر سے روپوش ہے کنارہ
نہیں ہے کوئی ناخدا ہمارا، خبر تو عالی مقام لے لو

عجب مشکل میں کارواں ہے، نہ کوئی جادہ نہ پاسباں ہے
بشکل رہبر چھپے ہیں رہزن، اٹھو ذرا انتقام لے لو

کبھی تقاضا وفا کا ہم سے، کبھی مذاقِ جفا ہے ہم سے
تمام دنیاں خفا ہے ہم سے، خبر تو خیر الانام لے لو

یہ کیسی منزل پہ آگئے ہم، نہ کوئی اپنا نہ ہم کسی کے
تم اپنے دامن میں آج آقا، تمام اپنے غلام لے لو

نبیِ اکرمؐ شفیعِ اعظمؐ دکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیاں کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

از: حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمّد طیب صاحبؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(٤)

﷽ نعت النبی ﷺ

تیری آنکھیں تیری زلفیں تیرا شانا دیکھوں
بارہا خواب میں منظر یہ سہانا دیکھوں

لوگ سارے تو تیرے شہر کے دیوانے ہیں
میری خواہش ہے کہ میں تیرا زمانہ دیکھوں

تیری کمبل سے تیرے جسم کی خوشبو سونگھوں
تجھ پہ اترا تھا جو حکمت کا خزانہ دیکھوں

تیرے ہاتھوں نے کئی دن کی کڑی دھوپ کے بعد
فاطمہ کو جو کھلایا تھا وہ کھانا دیکھوں

تیری آنکھیں تیری زلفیں تیرا شانا دیکھوں
بارہا خواب میں منظر یہ سہانا دیکھوں

بروز پیر بعد العشاء— ١٤٣٨/٦/٢٨ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۵)

میرا دل بدل دے

ہوا و حرص والا دل بدل دے
میرا غفلت میں ڈوبا دل بدل دے

بدل دے دل کی دنیاں دل بدل دے
خدایا فضل فرما دل بدل دے

گناہ گاری میں کب تک عمر کاٹوں
بدل دے میرا رستہ دل بدل دے

سنوں میں نام تیرا دھڑکنوں میں
مزا آ جائے مولا دل بدل دے

ہٹالوں آنکھ اپنی ماسوا سے
جیوں میں تیری خاطر دل بدل دے

کروں قربان اپنی ساری خوشیاں
تو اپنا غم عطا کر دل بدل دے

سہل فرما مسلسل یاد اپنی
خدایا رحم فرما دل بدل دے

پڑا ہوں تیرے در پر دل شکستہ
رہوں کیوں دل شکستہ دل بدل دے

تیرا ہو جاؤں اتنی آرزو ہے
بس اتنی ہے تمنا دل بدل دے

میری فریاد سن لے میرے مولا
بنا لے اپنا بندہ دل بدل دے

از: شیخ ذوالفقار احمد صاحب نقشبندی دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(٦)

سدرہ سے بھی آگے کون گیا

سدرہ سے بھی آگے کون گیا جبرئیل امیں سے پوچھو
معراج کا دولہا کون بنا، جبرئیل امیں سے پوچھو
سدرہ سے بھی آگے کون گیا جبرئیل امیں سے پوچھو

کیا ہے توقیر شاہِ امم، انسان سے ہو پائے نہ رقم
کیا فرش زمیں، کیا عرش بریں، سب ہیں آقا کے زیر قدم
سلطانِ مدینہ کا رتبہ، جبرئیل امیں سے پوچھو
سدرہ سے بھی آگے کون گیا جبرئیل امیں سے پوچھو
معراج کا دولہا کون بنا، جبرئیل امیں سے پوچھو

جبرئیل سے رب نے فرمایا جنّت کی سواری لیکر جا
محبوب سے یہ جا کر کہہ دے، اب آ کے کریں وہ سیر ذرا
پھر کیسے ہوئی تعمیل خدا، جبرئیل امیں سے پوچھو
سدرہ سے بھی آگے کون گیا جبرئیل امیں سے پوچھو
معراج کا دولہا کون بنا، جبرئیل امیں سے پوچھو

ہیں محوِ راحت شاہِ دین، شش و پنج میں ہیں جبرئیل امیں
بیدار کریں کیسے شہ کو؟ ہو جائے کہیں نہ بے ادبی
تعظیمِ نبیؐ ہوتی ہے کیا، جبرئیل امیں سے پوچھو
سدرہ سے بھی آگے کون گیا جبرئیل امیں سے پوچھو
معراج کا دولہا کون بنا، جبرئیل امیں سے پوچھو

پاس آکے رسولِ اعظمؐ کے پاؤں کی جانب کھڑے ہوئے
تعظیم بجالائے پہلے، پھر پاؤں پہ نوری لب رکھ کے
تلوؤں کو دیا ہے کیوں بوسہ، جبرئیل امیں سے پوچھو
سدرہ سے بھی آگے کون گیا جبرئیل امیں سے پوچھو
معراج کا دولہا کون بنا، جبرئیل امیں سے پوچھو

اقصیٰ میں سواری جب پہنچی، نبیوں کی جماعت حاضر تھی
کرنے کو ادا رب کا سجدہ، صف بستہ جماعت کھڑی ہوئی
ہے شرفِ امامت کسے ملا، جبرئیل امیں سے پوچھو
سدرہ سے بھی آگے کون گیا جبرئیل امیں سے پوچھو
معراج کا دولہا کون بنا، جبرئیل امیں سے پوچھو

پہنچے آخر اس منزل پر، جلتے ہیں جہاں جبرئیل کے پر
جبرئیل رو کے سرکار بڑھے، پہنچے ہیں عرشِ اعظم پر
مہمان خدا ہے کون بنا، جبرئیل امیں سے پوچھو
سدرہ سے بھی آگے کون گیا جبرئیل امیں سے پوچھو

معراج کا دولہا کون بنا، جبرئیل امیں سے پوچھو

قیصر ہے وہی محبوبِ خدا، طٰہٰ، یٰس ہے لقب ملا
قرآنِ مقدّس نے انکو ورفعنا لك ذكرك ہے کہا
خالق نے جو بخشا ہے رتبہ، جبرئیل امیں سے پوچھو
سدرہ سے بھی آگے کون گیا جبرئیل امیں سے پوچھو
معراج کا دولہا کون بنا، جبرئیل امیں سے پوچھو

بروز چہار شنبہ بعد العصر—۷/۷/۱۴۳۸ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۷)

﴾ حفظِ قرآن کے لئے اللہ نے تم کو چنا ﴿

شکریہ اے حافظوں ! اس کا رہو کرتے ادا
حفظ قرآن کے لئے اللہ نے تم کو چنا

دس عزیزوں کی سفارش کا تمھیں مژدہ ملا
اس سے بڑھ کر حفظ قرآن کا بھلا کیا ہو صلہ

مل گیا ہے رب سے بس بے آسروں کو آسرا
حفظ قرآن کے لئے اللہ نے تم کو چنا

ہیں یہ قرآن کے فضائل میں روایت معتبر
نیکیاں دس دس ملیں گی تم کو دس دس حرف پر

کرتے رہنا ہے تلاوت تم کو صبح و مسیٰ
حفظ قرآن کے لئے اللہ نے تم کو چنا

حفظ تو قرآن کے الفاظ تم نے کر لئے
لعل و گوہر سے تم نے دامن اپنے بھر لئے

اب عمل کی موتیاں چننے کا آیا مرحلہ
حفظ قرآن کے لئے اللہ نے تم کو چنا

قلب واصل کو خدا وہ تاج کل پہنائے گا
جس کے آگے چاند و سورج کو گہن لگ جائے گا

شرط بس یہ ہے نہ ہو قول و عمل میں فاصلہ
حفظ قرآن کے لئے اللہ نے تم کو چنا

بروز چہار شنبہ قبل العشاء— ۷/۷/۱۴۳۸ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۸)

حافظِ قرآن

فضل خدا سے صاحبِ ذیشان ہو گیا
جو خوش نصیب حافظ قرآن ہو گیا

اس کو جلا سکے گی نہ جہنّم کی آگ بھی
محفوظ جن کے سینے میں قرآن ہو گیا

وہ والدین حشر کے دن ہو نگے تاجدار
جن کا دلارا حافظ قرآن ہو گیا

دس ایسے آدمیوں کو وہ جنّت دلائے گا
دوزخ میں جنکے جانے کا اعلان ہو گیا

مانند آفتاب وہ چمکے گا حشر میں
جن کا دلارا حافظ قرآن ہو گیا

حفظ قرآن پاک کی برکت نہ پوچھئے
انسان جن کے فیض سے ذی شان ہو گیا

بروز چہار شنبہ— ۷/۷/۱۴۳۸ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۹)

۞ کعبہ یاد آتا ہے ۞

مجھے فرقت میں رہ کر پھر وہ مکہ یاد آتا ہے
وہ زم زم یاد آتا ہے، وہ کعبہ یاد آتا ہے

جہاں جا کر میں سر رکھتا، جہاں میں ہاتھ پھیلاتا
وہ چوکھٹ یاد آتی ہے، وہ پردہ یاد آتا ہے

کبھی وہ دوڑ کر چلنا، کبھی روک روک کے رہ جانا
وہ چلنا یاد آتا ہے، وہ نقشہ یاد آتا ہے

کبھی وحشت میں آ کر پھر صفا پر جا کے چڑھ جانا
وہ مسعیٰ یاد آتا ہے، وہ مروہ یاد آتا ہے

کبھی چکر لگانا حاجیوں کی صف میں لڑ بھڑ کر
وہ دھکّے یاد آتے ہیں، وہ جھگڑا یاد آتا ہے

کبھی جانا منیٰ کو اور کبھی میدانِ عرفہ کو
وہ مجمع یاد آتا ہے، وہ صحراء یاد آتا ہے

وہ پتھر مارنا شیطان کو تکبیر پڑھ پڑھ کر
وہ غوغا یاد آتا ہے، وہ سودا یاد آتا ہے

منیٰ کو لوٹ کر پھر وہ دنبہ کو ذبح کرنا
وہ سنّت یاد آتی ہے، وہ فدیہ یاد آتا ہے

وہ رخصت ہو کے میرا دیکھنا کعبہ کو مڑ مڑ کر
وہ منظر یاد آتا ہے، وہ جلوہ یاد آتا ہے

میرا مکہ بھی طیبہ ہے نہیں معلوم کچھ مجھ کو
کہ مکّہ یاد آتا ہے، کہ طیبہ یاد آتا ہے

نگاہِ شوق جب اٹھتی ہیں رب البیت کی جانب
نہ کعبہ یاد آتا ہے، نہ مکہ یاد آتا ہے

بروز جمعرات بعد الظہر— ۹/۷/۱۴۳۸ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱۰)

مدینہ یاد آتا ہے

مجھے فرقت میں رہ کر مدینہ یاد آتا ہے
وہ جالی یاد آتی ہے، وہ روضہ یاد آتا ہے

کھڑا ہوتا جہاں جا کر سلامِ شوق کو لیکر
وہ موقع یاد آتا ہے، وہ حجرہ یاد آتا ہے

درِاقدس پہ حاضر ہوں نگاہوں میں ہیں وہ میری
وہ منظر یاد آتا ہے، وہ نقشہ یاد آتا ہے

کبھی عشقِ نبیؐ میں آنسوؤں تربتر ہونا
وہ رونا یاد آتا ہے، وہ لمحہ یاد آتا ہے

وہ جنّت کی کیاری ہیں مناجات ودعا کرنا
وہ ساعت یاد آتی ہے، وہ جذبہ یاد آتا ہے

کبھی صفہ میں جا کر کے خدا کی یاد میں رہنا
وہ مجلس یاد آتی ہے، وہ گوشہ یاد آتا ہے

کبھی صحنِ حرم میں بیٹھ کر محوِ حرم ہونا
وہ منبر یاد آتا ہے، وہ قبہ یاد آتا ہے

خزف ریزے بھی ارضِ پاک کے رشکِ دو عالم ہیں
وہ ذرّے یاد آتے ہیں، وہ جلوہ یاد آتا ہے

میں رہتا کاش وابستہ انہی ذرّوں سے پیوستہ
وہ مٹی یاد آتی ہے، وہ سبزہ یاد آتا ہے

گزرتی زندگی میری مدینہ کی فضاؤں میں
وہ وادی یاد آتی ہے، وہ صحراء یاد آتا ہے

الٰہی پھر تو پہنچادے وہیں پر اپنے سلماں کو
کہ طیبہ یاد آتا ہے، مدینہ یاد آتا ہے

از: حضرت مولانا مفتی محمدّ سلمان صاحب منصورپوری دامت برکاتہم
بروز جمعرات— ۱۴۳۸/۷/۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱۱)

منظوم اظہارِ تعزیت

مبلّغ اسلام حضرت مولانا قاسم قریشی صاحبؒ

آج کتنا ہے پریشاں یہ جہاں تیرے بغیر
بے سہارا ہے یہ تیرا کارواں تیرے بغیر

دین کے سارے مجالس تجھ سے ہی آباد تھے
مجلسیں ویراں ہے سارے اب یہاں تیرے بغیر
تیرے ہی دم سے اے قاسم تھی گلستاں میں بہار
دیکھتا ہوں اب بہاروں میں خزاں تیرے بغیر

تیری باتوں سے بدل جاتی تھی لوگوں کی حیات
ایسی باتیں محفلوں میں اب کہاں تیرے بغیر
ہر طرف افسردگی ہے تیرے جانے کے سبب
اجڑا اجڑا ہر طرف کا ہے سماں تیرے بغیر

منفرد تھا، پر اثر تھا، خوب تھا لہجہ تیرا
ڈھونڈنے جائیں کہاں تیری زباں تیرے بغیر
یوسفؒ و الیاسؒ کے تو باغ کا تھا باغباں
ایسا ہی کوئی ملے پھر باغباں تیرے بغیر

دین کی خدمت میں ہی تو نے گذاری زندگی
ایسی خدمت اور خادم اب کہاں تیرے بغیر
تو "دیا"   تبلیغ کا تھا، تیرے بجھ جانے سے اب
ہر طرف ہے اب یہاں تاریکیاں تیرے بغیر

جیسا تیرا نام تھا، ویسا ہی تیرا کام بھی
ایسا قاسم کب ملے گا پھر یہاں تیرے بغیر
بات بھی تھی پُر اثر تقریر بھی چاشنی
فوزان وارشاد کیسے سنیں گے وہ بیاں تیرے بغیر

پیش کش: محمّد تنویر شمسی
بروز جمعرات— ۱۴۳۸/۷/۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱۲)

دربار میں حاضر ہے

دربار میں حاضر ہے، ایک بندۂ آوارہ
آج اپنی خطاؤں کا لادے ہوئے پشتارا

سرگشتہ و درماندہ، بے ہمّت و ناکارہ
وارفتہ و سرگرداں بے مایہ و بیچارہ
شیطاں کا ستم خوردہ، اس نفس کا دکھیارا
ہر سمت سے غفلت کا گھیرے ہوئے اندھیارا
آج اپنی خطاؤں کا لادے ہوئے پشتارا

دربار میں حاضر ہے، ایک بندۂ آوارہ
آج اپنی خطاؤں کا لادے ہوئے پشتارا

جذبات کی موجوں میں لفظوں کی زباں گم ہے
عالم ہے تحیّر کا، یارائے بیاں گم ہے
مضمون جو سوچا تھا کیا جانے کہاں گم ہے

آنکھوں میں بھی اشکوں کا اب نام و نشاں گم ہے
سینے میں سلگتا ہے رہ رہ کے ایک انگارہ

دربار میں حاضر ہے، ایک بندۂ آوارہ
آج اپنی خطاؤں کا لادے ہوئے پشتارا
دربار میں حاضر ہے، ایک بندۂ آوارہ

آیا ہوں تیرے در پر خاموش نوا لیکر
نیکی سے نہیں دامن انبارے خطا لیکر
لیکن تیری چوکھٹ سے امید سخا لیکر
اعمال کی ظلمت میں توبہ کی ضیاء لیکر
سینے میں تلاطم ہے دل شرم سے صد پارہ

دربار میں حاضر ہے، ایک بندۂ آوارہ
آج اپنی خطاؤں کا لادے ہوئے پشتارا
دربار میں حاضر ہے، ایک بندۂ آوارہ

امید کا مرکز یہ رحمت سے بھرا گھر ہے
اس گھر کا ہر ایک ذرّہ رشکے مہ اختر ہے
محروم نہیں کوئی جس در سے یہ وہ در ہے

جو اس کا بھکاری ہے قسمت کا سکندر ہے
یہ نور کا قلزم ہے، یہ امن کا فوارہ

دربار میں حاضر ہے، ایک بندۂ آوارہ
آج اپنی خطاؤں کا لادے ہوئے پشتارا
دربار میں حاضر ہے، ایک بندۂ آوارہ

یہ کعبہ کرشمہ ہے یارب تیری قدرت کا
ہر لمحہ یہاں جاری میزاب ہے رحمت کا
ہر آن برستا ہے ہُن تیری سخاوت کا
مظہر ہے یہ بندوں سے خالق کی محبت کا
اس عالمِ پستی میں عظمت کا یہ جوبارہ

دربار میں حاضر ہے، ایک بندۂ آوارہ
آج اپنی خطاؤں کا لادے ہوئے پشتارا
دربار میں حاضر ہے، ایک بندۂ آوارہ

یارب مجھے دنیاں میں جینے کا قرینہ دے
میرے دلِ ویراں کو الفت کا خزینہ دے
سیلابِ معاصی میں طاعت کا سفینہ دے

ہستی کے اندھیروں کو انوارِ مدینہ دے
پھر دھر میں پھیلا دے ایمان کا اجیارہ

دربار میں حاضر ہے، ایک بندۂ آوارہ
آج اپنی خطاؤں کا لادے ہوئے پشتارا
دربار میں حاضر ہے، ایک بندۂ آوارہ

یارب میری ہستی پر کچھ خاص کرم فرما
بخشے ہوئے بندوں میں مجھ کو بھی رقم فرما
بھٹکے ہوئے راہی کا روخ سوئے حرم فرما
دنیاں کو اطاعت سے گلزارِ ارم فرما

یارب میری ہستی پر کچھ خاص کرم فرما
بخشے ہوئے بندوں میں مجھ کو بھی رقم فرما
بھٹکے ہوئے راہی کا رخ سوے حرم فرما
دنیاں کو اطاعت سے گلزارِ ارم فرما
کردے میری ماضی کے ہر سانس کا کفارہ

دربار میں حاضر ہے، ایک بندۂ آوارہ
آج اپنی خطاؤں کا لادے ہوئے پشتارا

دربار میں حاضر ہے، ایک بندۂ آوارہ

سرگشتہ ودرماندہ، بیہمّت وناکارہ
وارفتہ وسرگرداں بےمایہ وبیچارہ
شیطاں کا ستم خوردہ اس نفس کا دکھیارا
ہر سمت سے غفلت کا گھیرے ہوئے اندھیارا
آج اپنی خطاؤں کا لادے ہوئے پشتارا

دربار میں حاضر ہے، ایک بندۂ آوارہ
آج اپنی خطاؤں کا لادے ہوئے پشتار

دربار میں حاضر ہے، ایک بندۂ آوارہ
ایک بندۂ آوارہ
ایک بندۂ آوارہ
ایک بندۂ آوارہ

از: شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمّد تقی عثمانی صاحب مدّ ظلہم العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱۳)

حمدِ باری تعالیٰ

اے خدائے مہرباں
تو کارسازِ دو جہاں

تیرا کرم ہے بے کراں
تو ربِّ ذوالجلال ہے

کوئی نہیں تیرے سوا
جو دے کسی کو آسرا

اگر نہیں تیری رضا
تو زندگی وبال ہے

وہ مہر و ماہ وہ کہکشاں
یہ نیلا نیلا آسماں

یہ دشت و بحرِ بے کراں
یہ مسکراتی وادیاں

ملی ہے تجھ سے روشنی
تجھی سے نظمِ زندگی

جمال تیری ہمسری
تو رب ہے بے مثال ہے

تو لاشریک تو احد
تو کارساز تو صمد

نہ ابتداء نہ کوئی حد
تو لم یلد و لم یولد

سمیع تو بصیر تو
رحیم تو کریم تو
علیم تو قدیر تو
تو صاحبِ کمال ہے

تیری نوازشوں کا در
کھلا ہے خاص و عام پر
تو کردگارِ بحر و بر
نفس نفس نظر نظر

عیاں بھی تو نہاں بھی تو
یہاں بھی تو وہاں بھی تو
مکان و لامکاں بھی تو
تو حسنِ لازوال ہے

تیرے حبیب مصطفٰی
شہٗ اُمم شہٗ ہدیٰ
وہ جس پہ جان و دل فدا
غلام نیّرؔ آپکا

تو چارہ گر گرہ کشاں
کرم ہو اس پہ اے خدا
یہی ہے تجھ سے التجاء
یہی تو عرضِ حال ہے

از: افضل العلماء والشعراء حضرت مولانا نیّرؔ ربانی صاحبؒ
سابق استاذ دارالعلوم سبیل الرشاد، بنگلور
بروز ہفتہ بعد العشاء— ۱۱/۷/۱۴۳۸ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(١٤)

حمدِ باری تعالیٰ

نامِ حق تعالیٰ جو جم گیا ہے سینے میں
پا رہا ہوں بے شک میں لطف و کیف جینے میں

مست ہو جو فانی میں کیا خبر اسے اسکی
کیا مزہ ہے مخفی اس عشقِ حق کے پینے میں

کر سوال حاجت کا تو خدائے برتر سے
ساری دولتیں ہیں جس ذات کے خزینے میں

گر تجھے محبّت کا ذاتِ حق سے ہے دعویٰ
مان لے محمدؐ کی جو ہوئے مدینے میں

عشقِ حق کے مرنے پر زندگی نئی دیدی
ہر قدم فناء کا اب ہے بقاء کے زینے میں

شیخِ باخدا سے تم معرفت کی راہیں لو
یہ علومِ عرفانی ہے کہاں سفینے میں

تیرا ہی رہے ظرفی اس لئے خدایا تو
سوز و غم اسے دے دے دل کے اب گینے میں

از: محدث کبیر حضرت اقدس مفتی محمدؐ شعیب اللہ خان صاحب مفتاحی دامت برکاتہم
شیخ الحدیث، بانی و مہتمم جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم، بنگلور
بروز ہفتہ بعد العشاء— ۱۱/۷/۱۴۳۸ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱۵)

نعت النبی ﷺ

وہ جس کے لئے محفلِ کونین سجی ہے
وہ جس کے لئے محفلِ کونین سجی ہے
فردوسِ بریں جس کے وسیلے سے بنی ہے
وہ ہاشمی مکّی مدنی العربی ہے
وہ میرا نبی، میرا نبی، میرا نبی ہے

احمد ہے محمد ہے وہی ختمِ رُسل ہے
مخدوم و مربی ہے وہی والئی کل ہے
اس پر ہی نظر سارے زمانے کی لگی ہے
وہ میرا نبی، میرا نبی، میرا نبی ہے

والشمس ضحیٰ چہرۂ انور کی جھلک ہے
واللیل سجا گیسوئے حضرت کی لچک ہے
عالم کو ضیاء جس کے وسیلے سے ملی ہے
وہ میرا نبی، میرا نبی، میرا نبی ہے

اللہ کا فرمان ألم نشرح لك صدرك
منسوب ہے جس سے ورفعنا لك ذكرك
جس ذات کا قرآں میں بھی ذکرِ جلی ہے
وہ میرا نبی، میرا نبی، میرا نبی ہے

مزمل و یٰسین و مدثر و طٰہٰ
کیا کیا نئے القاب سے مولٰی نے پکارا
کیا شان ہے اسکی کہ جو اُمی لقبی ہے
وہ میرا نبی، میرا نبی، میرا نبی ہے

وہ ذات کہ جو مظہرِ لولا کلما ہے
جو صاحبِ رف رف شبِ معراج ہوا ہے
اسراء میں امامت جسے نبیوں کی ملی ہے
وہ میرا نبی، میرا نبی، میرا نبی ہے

کس درجہ زمانے میں تھی مظلوم یہ عورت
پھر کس کی بدولت ملی اسے عزت ورفعت
وہ محسن وغم خوار ہمارا ہی نبی ہے
وہ میرانبی، میرآنبی، میرانبی ہے

از: شاعر اسلام حضرت قاری احسان محسن صاحب دامت برکاتہم
بروز ہفتہ بعد العشاء— ۱۱/۷/۱۴۳۸ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(١٦)

نعت پاک ﷺ

جب ذکر محمدؐ ہوتا ہے، رحمت کی گھٹائیں چھاتی ہیں
سرکارِ مدینہ کے دم سے، دنیاں میں بہاریں آتی ہیں

خورشیدِ نبوت جو آیا، فیضانِ نبوت بر لایا
خورشید کی کرنیں اب ہر دم، انوارِ خدا برساتی ہیں

اخلاق و دیانت کی جو تعلیمات نبیؐ جی لائے ہیں
ادراک کو حیراں کرتی ہیں، نظروں میں ضیاء چمکاتی ہیں

اعجاز کا پیکر ان کا چہرہ ہے کھلا مصحف جیسا
کردار ہے ایسا جس سے سب اقوام ہدایت پاتی ہیں

جب دردِ محبت اٹھتا ہے، میں ذکر نبیؐ کر لیتا ہوں
یادیں ہی نبیؐ کی اس دل کا سامانِ تجلی لاتی ہے

بطحہ کے نظاروں کا دلکش منظر ہی بسا ہے آنکھوں میں
جنّت کی بہاریں تک جس سے بے شک وشبہ شرماتی ہیں

جب نعتِ محمدﷺ لکھتے ہیں راتوں میں شعیب انکے عاشق
محسوس وہ کرتے ہیں ساری ظلمات بکھرتی جاتی ہے

از: محدث کبیر حضرت اقدس مفتی محمدّ شعیب اللہ خان صاحب مفتاحی دامت برکاتہم
شیخ الحدیث، بانی و متہم جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم، بنگلور
بروز ہفتہ بعد العشاء— ۱۱/۷/۱۴۳۸ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱۷)

نعت النبی ﷺ

خدا نے کیا بنائی نور سی صورت محمدؐ کی
نظر آتی ہے پردے پردے پر صورت محمدؐ کی

نہ ہم جنّت میں جائیں گے، نہ ہم دوزخ میں جائیں گے
کھڑے دیکھا کریں گے حشر میں صورت محمدؐ کی

ہمیں جنّت میں جانے سے اگر رضوان روکے گا
نداء آئے گی جانے دو، یہ امّت ہے محمدؐ کی

خدا نے خود فرمایا یہ جنّت محمدؐ کی
کبھی دوزخ میں جا سکتی نہیں امّت محمدؐ کی

بدی کا دور تھا، ہر سو جہالت کی گھٹائیں تھیں
فساد و ظلم سے چاروں طرف پھیلی ہوائیں تھیں

خدا کے حکم سے نا آشنا مکّہ کی بستی تھی
گناہ و جرم سے چاروں طرف وحشت برستی تھی

ذرا سی بات پہ تلوار چل جاتی تھی آپس میں
تو پھر یہ جنگ آسکتی نہ تھی دو چار کے بس میں

خدا کے دین کو بچوں کا ایک کھیل سمجھتے تھے
خدا کو چھوڑ کر ہر چیز کو معبود کہتے تھے

اگر لڑکی کی پیدائش کا ذکر گھر میں سن لیتے
تو اس معصوم کو زندہ زمین میں دفن کر دیتے

وہ اپنے ہاتھ ہی سے پتھروں کے بت بناتے تھے
انہیں کے سامنے جھکتے ان ہی کی حمد گاتے تھے

کسی کا نام عزیٰ تھا، کسی کو لات کہتے تھے
ہبل نامی بڑے بت کو بتوں کا باپ کہتے تھے

غرض جو بھی برائی تھی سب ان میں پائی جاتی تھی

نہ تھی شرم وحیاء آنکھوں میں، گھر گھر بے حیائی تھی
مگر اللہ نے جب ان پہ اپنا رحم فرمایا
تو عبداللہ کے گھر میں خدا کا لاڈلا آیا

عرب کے بت کدوں میں گر پڑے تھرّا کہ بت سارے
بجھا ایران کا آتش کدہ بھی خوف کے مارے

عرب کے لوگ اس بچے کا اعزاز کرتے تھے
تو عبدالمطلب قسمت پہ اپنی ناز کرتے تھے

خدا کے دین کا پھر بول بالا ہونے والا تھا
محمدؐ سے جہاں میں پھر اجالا ہونے والا تھا

بروز ہفتہ بعد العشاء— ۱۱/۷/۱۴۳۸ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱۸)

نعت مبارک ﷺ

کل زمانے پر مسلم بادشاہت آپؐ کی
ذرہ ذرہ اس جہاں کا ہے رعیت آپؐ کی
سیّدی سیّدی سیّدی سیّدی

چاند جھک جائے ادب سے نام سن کر آپؐ کا
جانور جنگل کے کرتے ہیں اطاعت آپؐ کی
ذرہ ذرہ اس جہاں کا ہے رعیت آپؐ کی
سیّدی سیّدی سیّدی سیّدی

مرتبے کیا کیا دیئے رب نے شبِ معراج میں
انبیاء سب مقتدی ہیں اور امامت آپؐ کی
ذرہ ذرہ اس جہاں کا ہے رعیت آپؐ کی
سیّدی سیّدی سیّدی سیّدی

کس کے بس میں ہے احاطہ آپ ﷺ کی تعریف کا
مختصر یہ ایک قرآں ہے وضاحت آپ ﷺ کی
ذرہ ذرہ اس جہاں کا ہے رعیت آپ ﷺ کی
سیّدی سیّدی سیّدی سیّدی

روزِ محشر میں اے آقا ہم سبھوں پر ہو نظر
حوضِ کوثر آپ ﷺ کا ہے اور جنّت آپ ﷺ کی
ذرہ ذرہ اس جہاں کا ہے رعیت آپ ﷺ کی
سیّدی سیّدی سیّدی سیّدی

بروز ہفتہ بعد العشاء — ۱۱/۷/۱۴۳۸ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱۹)

دیوبند والے

جرأت کا نام ہیں دیوبند والے، عالی مقام ہیں دیوبند والے
اللہ کا دین پوری دنیاں میں عام کر گئے
کفریہ طاقتوں کا پہیہ جو جام کر گئے
ان کے غلام ہیں دیوبند والے، عالی مقام ہیں دیوبند والے

اللہ کے شیر ہیں یہ، بے حد دلیر ہیں یہ
امت کا مان ہیں یہ، اصحابِ خیر ہیں یہ
سب کے امام ہیں دیوبند والے، عالی مقام ہیں دیوبند والے

اس کے لئے جو گلشن میں دین کو لتاڑتا ہو
دینِ حنیف کا جو حلیہ بگاڑتا ہو
غیبی لگام ہیں دیوبند والے، عالی مقام ہیں دیوبند والے

حق کے سفیر بھی ہیں، مہرِ منیر بھی ہیں
برِّصغیر پاک و ہند کے امیر بھی ہیں
ماہ تمام ہیں دیوبند والے، عالی مقام ہیں دیوبند والے

اس کے لئے جو دین کا حلیہ بگاڑتا ہے
مرزا لعین جیسی ڈینگیں جو مارتا ہے
وہ تیغ بے نیام ہیں دیوبند والے، عالی مقام ہیں دیوبند والے

لے کر پیغام حق کا عالم پر چھا گئے ہیں
جھنگوی، فاروقِ اعظم ہم کو بتا گئے ہیں
حق کا پیغام ہیں دیوبند والے، عالی مقام ہیں دیوبند والے

مشرق میں دھوم ان کی، مغرب میں دھوم انکی
بڑھ کے سعید ارشد پیشانی چوم ان کی
رب کا انعام ہیں دیوبند والے، عالی مقام ہیں دیوبند والے

بروز پیر بعد العشاء— ۱۴۳۸/۸/۱۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۲۰)

بھارت کا وفادار کون ہے؟

ہم لوگ مسلمان ہیں بھارت کے وفادار

ہم رہبرِ منزل ہیں ہمیں قافلہ سالار

آزادی کی آواز اٹھائی تھی ہمیں نے
اور ریشمی تحریک چلائی تھی ہمیں نے

باپو کی صدا اونچی اٹھائی تھی ہمیں نے
اس ملک کی تقدیر جگائی تھی ہمیں نے

سچ پوچھو تو بھارت کے ہمیں لوگ ہیں معمار

انگریزوں سے ہم لوگوں نے لڑ لڑ کے لڑائی
آزادیٔ بھارت کے لئے جان گنوائی

سینوں پہ ہمیں لوگوں نے گولی بھی تو کھائی
ہر معرکہ دیتا ہے گواہی میرے بھائی

مت بھولو یہ ہے واقعہ نا قابلِ انکار

صد پارۂ دامان وطن کس نے سیا ہے
تعمیرِ حسین تاج محل کس نے کیا ہے

مینارِ قطب کا یہ بتا کس نے دیا ہے
یہ لال قلعہ ہم نے دیا ہم نے دیا ہے

شاہد ہیں ہمارے کہیں مسجد کہیں مینار

ہم شاہ ظفر ہیں، ہمیں بابر، ہمیں اکبر
ہم شوکت و محمود، ہمیں مدنی، ہمیں جوہر

اشفاق ہمیں ہیں، ہمیں ٹیپو، ہمیں حیدر
دشمن سے رہے بر سرِ پیکار سراسر

ہم ہی ہیں محبانِ وطن قاتل غدار

کلیر میں بریلی میں ہمیں پاک پٹن میں
سرہند میں دیوبند میں ہمیں تھانہ بھون میں

اجمیر میں دہلی میں اودھ اور دکن میں
معروف ہمیں لوگ ہیں تعمیرِ وطن میں

وابستہ ہمیں سے ہے یہاں عظمتِ کردار

تاریخ سے پوچھو میری عظمت کا فسانہ
کرگل میں بھی ہم لوگ رہے شانہ بشانہ

گایا ہے ہمیں نے سدا بھارت کا ترانہ
ہم نے تو مخالف کو بنایا ہے نشانہ

انصاف سے کہہ دو ہے یہاں کون وفادار

سچ بولو کہ اندرا جی کی ہتیا کیا کس نے
راجیو کو بھی بم سے اڑایا بھلا کس نے

باپو کا ہوا قتل تو آخر کیا کس نے
نہرو پہ بھی پستول چلایا بتا کس نے

یہ کس نے کیا گرم یہاں ظلم کا بازار

ہم لوگ مسلمان ہیں پابندِ شریعت
ہم اہل وطن سے نہیں رکھتے ہیں کدورت

اللہ کا پیغام ہے پیغامِ اخوت
اللہ نے بخشی ہے ہمیں حسنِ بصیرت

محسن ہیں ہمیں ملک کی تاریخ کے معمار
ہم لوگ مسلمان ہیں بھارت کے وفادار

از: شاعر اسلام حضرت قاری احسان محسن صاحب دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۲۱)

نانوتوی کا لشکر

نانوتوی کا لشکر، صدق ووفا کا پیکر، **علماء دیوبند**
حق گوئی کے جرم میں یورش ہو یا امن میں
سہتے رہے ستم، **علماء دیوبند، علماء دیوبند**

ظالم کا ظلم روکا، کفار کو نچایا، انگریز بھیڑئے سے خطہ ہے یہ چھڑایا
وہ شاملی کا میداں، ضامن ہے خوں میں غرقاں
کیا موت کو پسند، **علماء دیوبند، علماء دیوبند**

خوں سے قصیدے لکھ کر، اصحابِ مصطفیٰ کے، صدیق، عمر غنی کے حیدر شیرِ خدا کے
جھنگوی، فاروقی اظہار شعیب وحبیب ومختار
چھلنی کرے بدن، **علماء دیوبند، علماء دیوبند**

اس مادی دور میں وہ اسلاف کا نشاں تھا، ہمت وحوصلے میں رفعت کا آسماں تھا
اصحاب کا تھا خادم، وہ پیارا طارقِ اعظم
فرقت کا دے گیا غم، **علماء دیوبند، علماء دیوبند**

درخواستی، بخاری اور حضرت لاہوری، قاضی احسان، اختر اور حضرت بنوری
مرزائی کے لئے تھے، ہر جائی کے لئے تھے
وہ موت کا زخم، **علماء دیوبند، علماء دیوبند**

میوات کا علاقہ، تاریکیوں کا ڈیرہ، الیاس نے لہرایا تبلیغ کا یہ پھیرا
ان سب کی تڑپ کو دیکھو، فکر و کرب کو دیکھو
سارے جہاں کا غم، **علماء دیوبند، علماء دیوبند**

پانی پت کے وہ جزیرے اور مالٹا کی راتیں، شیروں کے حوصلے کی، صبر و وفا کی باتیں
محمود مدنی پیارے، پستے رہے وہ سارے
لیکن ہوئے نہ خم، **علماء دیوبند، علماء دیوبند**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۲۲)

انگریزی پڑھایا بچوں کو

انگریزی پڑھایا بچوں کو
قرآن پڑھانا بھول گئے

اک لفظِ شریعت یاد رہا
احکامِ شریعت بھول گئے

ہم خیرِ امم کہلا کے بھی
اسلام کی عظمت بھول گئے

اسرار و معانی کیا سمجھیں
قرآں کی تلاوت بھول گئے

لندن پہ نظر کچھ ایسی پڑی
پیرس کی طرف دل کچھ ایسا کھنچا

توقیر مدینہ کی نکلی
کعبہ کی عظمت بھول گئے

ہر سمت ہے فیشن کا سودا
ہر جا ہے سینما کا چرچا

ہے فلمی گانے وردِ زباں
تسبیح و تلاوت بھول گئے

سائنس کا شوق بڑھا جتنا
ہم دین سے اتنا دور ہوئے

تعلیم نبیؐ کی، شریعت کی
اور علم کی دولت بھول گئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۲۳)

نعت پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ پوچھو خدا سے میں کیا مانگتا ہوں
محمدؐ کے چشم عطا مانگتا ہوں

کبھی اس گلی سے، کبھی اس گلی سے
نبیؐ کی گلی کا پتہ مانگتا ہوں

بصارت کے خاطر، بصیرت کے خاطر
مدینے کی خاطر شفاء مانگتا ہوں

مجھے موت اے مدینے میں یا رب
یہی روز و شب دعا مانگتا ہوں

ہر اگنبد جو دیکھو گے زمانہ بھول جاؤگے
اگر طیبہ کو جاؤگے تو آنا بھول جاؤگے

نہ اترؤ زیادہ چاند تاروں اپنی رنگت پہ
میرے آقاؐ کو دیکھو گے چمکنا بھول جاؤگے

اگر تم غور سے میرے نبیؐ کی نعت سن لوگے
میرا دعویٰ ہے تم گانا بجانا بھول جاؤگے

حدیثِ مصطفیٰؐ پر تم جو ہو جاؤ عمل پیرا
قسم اللہ کی ماں کو ستانا بھول جاؤگے

مدینہ کا کبوتر ہوں پکڑ سکتے نہیں مجھ کو
اگر گولی چلاؤگے نشانہ بھول جاؤگے

اگر تم جان لو ایک حافظِ قرآں کی عظمت
تو اپنے بچوں کو انگلش پڑھانا بھول جاؤگے

اگر تم جان لو اس دارِ فانی کی حقیقت کو
میرا دعویٰ ہے تم دل کو لگانا بھول جاؤگے

بعد العشاء— ۱۱/۷/۱۴۳۸ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۲٤)

نعت پاک ﷺ

از: حضرت مولانا اسعد اللہ صاحبؒ، خلیفہ حضرت تھانویؒ

مجھے کیا علم، کیا تم ہو؟ خدا جانے کہ کیا تم ہو
بس اتنا جانتا ہوں محترم بعد از خدا تم ہو

کسی کی آرزو کچھ ہو، کسی کا مدعا کچھ ہو
ہماری آرزو تم ہو، ہمارا مدعا تم ہو

نہ یہ قدرت زباں میں ہے، نہ یہ طاقت بیاں میں ہے
خدا جانے، تو جانے، کوئی کیا جانے کہ کیا تم ہو

رسالت کو شرف ہے ذاتِ اقدس کے تعلق سے
نبوّت ناز کرتی ہے کہ ختم الانبیاء تم ہو

زمانہ جانتا ہے صاحبِ لولا لما تم ہو
جہاں کی ابتدا تم ہو جہاں کی انتہا تم ہو

یہ ربطِ باہمی امّت کو وجہ صد تفاخر ہے
تمہارا ہے خدا محبوب، محبوبِ خدا تم ہو

تمہارے واسطے اسعد کہیں بہتر ہے شاہی سے
کہ اک ادنٰی غلام بارگاہِ مصطفٰے تم ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۲۵)

نعت پاک ﷺ

از: جناب حضرت مولانا محمد عثمان صاحب قاسمی

آؤ آؤ چلیں روضۂ پاک پر
چل کے ان سے کہیں داستانِ الم

یہ مصیبت کے بادل چھٹیں گے کبھی
یا اسی طرح جھیلا کریں رنج و غم

جگمگائے گا قسمت کا تارا کبھی
سبز گنبد کا ہوگا نظارہ کبھی

پھر مدینہ کو دیکھیں گی آنکھیں مری
پھر وہیں پر نشیمن بنائیں گے ہم

دیکھئے سادگی شاہِ کونین کی
فقر کو فخر کہتے ہیں اپنے لئے

جَو کی روٹی بھی پکتی نہیں انکے گھر
جن کی خاطر بنا عرش و لوح و قلم

جسمِ اطہر کو زخمی جنھوں نے کیا
رحمتوں کے گلاب ان پہ چھڑکے گئے

آیئے دیکھئے فتحِ مکّہ کے دن
جان کے دشمنوں پر ہے لطف و کرم

جن کے ہاتھوں میں ہے دامنِ مصطفٰی
پھر اسے رہنما کی ضرورت نہیں

کرسکے گا نہ گمراہ اسکو کبھی
جن کے ہاتھوں میں ہو انکا نقشِ قدم

یہ نگاہِ نبوّت کا فیضان تھا
ذرّہ خاک مہرِ درخشاں بنے

پیکرِ عدل و انصاف وہ ہو گئے
جن کی فطرت میں تھا ظلم و جور و ستم

رنجِ فرقت میں مغموم عثمان ہے
ایک عرصہ سے بیحد پریشان ہے

اس کے دل کا یہی ایک ارماں ہے
کاش دیکھ لے جا کے ارضِ حرم

آؤ آؤ چلیں روضۂ پاک پر
چل کے ان سے کہیں داستانِ الم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۲٦)

ﷺ نعت پاک ﷺ

ادھر ڈھونڈتی ہے، ادھر ڈھونڈتی ہے
مدینہ کو میری نظر ڈھونڈتی ہے

جہاں ڈھونڈتی ہے جدھر ڈھونڈتی ہے
محمدؐ کو میری نظر ڈھونڈتی ہے

نظر جس صحیفے پر پڑتی ہے میری
مدینہ کی اس میں خبر ڈھونڈتی ہے

میری چشمِ پر شوق کو کیا ہوا ہے
مدینہ کی شام و سحر ڈھونڈتی ہے

جھپکتی نہیں آنکھ کھلتی ہے جس دم
نظر کس کو پچھلے پہر ڈھونڈتی ہے

رسولِ خدا آمنہ کا دلارا
سرِ حشر وہ عاصیوں کا سہارا

خدا نے قرآن ان پہ اپنا اتارا
نبیؐ اور رسولؐ کہہ کر جن کو پکارا

انہیں کو تو میری نظر ڈھونڈتی ہے

سرِ حشر آئیں گے سارے پیمبرؑ
وہاں نفسی نفسی رہے گا زبان پر

بشر اپنا تھامے ہوئے قلبِ مضطر
کہیں گے محمدؐ کا دامن پکڑ کر

تمھیں کو تو میری نظر ڈھونڈتی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۲۷)

نعت در مدح النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ڈرتا نہیں مرنے سے، دیوانہ محمدؐ کا
جل جاتا ہے ہنس ہنس کے، پروانہ محمدؐ کا

تقدیر سے ملتا ہے غم خانہ محمدؐ کا
مئے حق کی پلاتا ہے میخانہ محمدؐ کا

سو بار جہاں آکر جبرئیل امیں اترے
گلشن سے ہے بہتر وہ ویرانہ محمدؐ کا

ہر ایک مؤرخ کے دل میں ہے رقم حافظ
باطل سے تنِ تنہا ٹکرانہ محمدؐ کا

ڈرتا نہیں مرنے سے، دیوانہ محمدؐ کا
جل جاتا ہے ہنس ہنس کے، پروانہ محمدؐ کا

کی محمدؐ سے وفا تونے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا، لوح و قلم تیرے ہیں

قریب الفجر — ۱۴۳۸/۷/۱۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۲۸)

مدح النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دربارِ رسالت کی کیسی وہ گھڑی ہوگی
حسّان کے ہونٹوں پہ جب نعتِ نبیؐ ہوگی

بوبکرؓ و عمرؓ ہوں گے، عثمانؓ و علیؓ ہوں گے
حسنین کے نانا کی کیا بزم سجی ہوگی

آقا ہیں قمر لیکن، اصحاب ستارے ہیں
اس چاند کی ہر جانب تاروں کی لڑی ہوگی

جائیں گے مدینے ہم، لے جائے گا جب اللہ
دل سجدہ گناہ ہوگا، آنکھوں میں جھڑی ہوگی

جب احد و بدر والے آقا پہ ہوئے قرباں
عرش پہ فرشتوں کے دل پر کیا بانی ہوگی

جب وادیٔ طائف میں رنگین ہوئے جوتے
خوش خبری پھر انکو جنت میں ملی ہوگی

بروزہفتہ — ۱۴۳۸/۷/۱۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۲۹)

نعت النبی ﷺ

دنیاں سے مصطفیٰ نے، ظلمت مٹا دئے ہیں
جس رہ گزر سے گزرے، درسِ وفا دئے ہیں

جود و کرم تو دیکھو ہم عاصیوں کے خاطر
رو رو کے مصطفیٰ نے دریا بہا دئے ہیں

ایک بے نظیر تھے وہ، اچھے عمل دکھا کر
جو بے خبر تھے ان کو جینا سکھ دئے ہیں

بے جان کنکری کو کلمہ پڑھا دئے ہیں
مانگا تھا جس نے جو بھی، اس کو دلوا دئے ہیں

پتھر کی چوٹ کھا کر، اور گلیاں بھی سن کر
آقا کا تھا یہ عالم پھر بھی دعا دئے ہیں

دنیاں سے مصطفیٰ نے، ظلمت مٹا دئے ہیں
جس رہ گزر سے گزرے، درسِ وفا دئے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۳۰)

꧁ نعت شریف ﷺ ꧂

ذرا چھیڑ تو اپنے تارِ نفس کو
ہر ایک تار بولے گا تن تن تنا تن

تیری روح ہر گز نہ کریگی رقصار
جو گردش میں پھرتی ہے گھن گھن گھا نا گھن

طبیعت میری مصطفیٰ پر دیوانی
نہیں مانتی ہیں کسی کی کہانی

میرے شیشہ دل کو للہ نہ توڑو
جو ٹوٹے گا بولے گا چھن چھن چھنا چن

اسیری میری دیکھ کر روزِ محشر
اشارہ کریں گے وہ محبوبِ داور

اتر آیا براق فرشِ زمیں پر
زمیں سے گئے آپ عرشِ بریں پر

ہواؤں سے گذرے فضاؤں سے گذرے
چلے جارہے تھے وہ تن تن تنا تن

ابو جہل مٹھی میں کنکر جو لایا
تو سرکارؐ نے اس کو کلمہ پڑھایا

مگر پھر بھی ناری نہ ایمان لایا
وہ میداں سے بھاگا تھا دھن دھن دھنا دھن

۱۴/۷/۱۴۳۸ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۳۱)

مرثیہ - مبلغِ اسلام حضرت مولانا قاسم قریشی صاحبؒ

حمد کرتا ہوں اے خدا تیری نذر
نہیں ہے میرے لئے تیرے سوا کوئی در
لکھ رہا ہوں یہ اشعار مختصر
قاسم قریشی مولانا کی موت پر

اے خدا دے ان کو بڑا اجر
دعا ہے میری یہ با اثر
پھیل گئی جب ان کی وفات کی خبر
جمع ہو گئے سب اہل فکر

تھی نماز جنازہ شہر تھا شیواجی نگر
ٹھیک آٹھ بجے صبح کے وقت پر
لوگ آرہے تھے پورے صوبے سے ادھر
سن چکے تھے جو آپ کی وفات کی خبر

انتقال ہوا ان کا بروز ہفتہ بعد عصر
عمر تھی (۷۲) بہتّر پھر باندھا اپنا رختِ سفر
وہ تھے دین و شریعت کے مبلغ و رہبر

جچتا تھا ان کو یہ منصب و زیور

تھے وہ ایک کامل دین کے راہی و رہبر
پھیلا دیا جس نے دین شاہی کا شجر
خدا نے ان کو ایسا بنایا تھا بشر
جو رکھتے تھے سینے میں درد کا جگر

جب بھی آتا تھا تبلیغ کا تقاضۂ سفر
نہیں کرتے تھے اس میں کوئی عذر

دیا تھا خدا نے انہیں ایسا پاور
علالت کے باوجود کرتے رہے سفر
خدا نے ان کو ایسا بنایا تھا محور
خلق خدا کے تھے وہ بانی و سرور

جب بھی آتی ان پر مصیبت کی لہر
شکوہ نہ کرتے کبھی سہتے رہتے ضرر
گناہ گاروں پہ جب پڑتی ان کی نظر
راتوں کو کرتے تھے اٹھ کے فکر

کلمے کی محنت میں نکلتے جدھر
تبدیلی آجاتی اکثر ادھر
بیانات تھے ان کے ایسے روح پرور
سماعت سے دل پگھل جاتے تھے اکثر

وعظوں میں ان کا ایسا تھا سحر
اٹھتے تھے لوگ لیکر اثر
تھی دعا میں وہ آہ وزاری پر اثر
گر جاتے تھے آنسوں اور چہرہ تر بتر

گذر رہی تھی سادہ زندگی ان کی بسر
پھر چلے گئے وہ اپنے مولا کے گھر
کردے میرے مولا ان پر صرف نظر
امت کو دے پھر ایسا فرد بشر

تقویٰ تو تھا ساتھ ہی آپ کے زاد سفر
کیا ہو گا خدا نے ان کا نیک حشر
تھے راہ خدا میں ان کے دو بڑے پسر
چلے گئے تھے وہ جانب مصر

اپنے تو اپنے غیر بھی تھے حیران و ششدر
کہ کون تھا یہاں ایسا بزرگ و برتر
رخ زیبا تھا ایسا گویا کہ وہ انور
گفتگو ایسی تھی گویا کہ وہ اسحر

بھٹک جائیں ہم ڈھونڈتے در بدر
پھر بھی نہ لا سکیں گے ایسا لعل و گہر
اے خدا دعا ہے میری شام و سحر
اہل خانہ کو دے ان کے عمدہ صبر

بروز جمعرات قبل الظہر — ۱۴۳۸/۷/۱۷ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۳۲)

﷽راہِ خدا کا مرد مجاہد چلا گیا

راہِ خدا کا مردِ مجاہد چلا گیا
عزم و جلال میں تھا وہ خالد چلا گیا

روتی ہے اجتماع گاہ کہ داعی چلا گیا
دنیاں سے سر کو پھیر کر زاہد چلا گیا

آتے ہیں یاد اب بھی تیرے دل نشیں بیاں
روتے ہیں جن کو منبر و محراب صبح و شام

لگتا ہے عندلیبِ گلستاں چلا گیا
وہ سنتِ نبیؐ کا ثناخواں چلا گیا

تیرا وجود رونقِ مرکز تھا بورشید
غمگیں دل کے درد کا درماں تھا بوسعید

انسانیت کے درد کا درماں چلا گیا
تو کیا گیا دید کا ساماں چلا گیا

پھرتا تھے صبح و شام وہ امت کی فکر میں
رہتا تھا وہ مدام دعوت کی فکر میں

کرتا تھا اجتماع میں وہ امت کو جوڑ کر

اس میں فنا ہوا تھا وہ راحت کو چھوڑ کر

سینچا تھا جس کو خوں سے اس نے تمام عمر
آج اس چمن کو چھوڑ کر ویراں چلا گیا

جو گالیاں بھی سن کے دعا بار بار دے
ایسے ولی پہ دوستوں قربان جایئے

سمجھو نہیں کہ ایک مسلماں چلا گیا
رحمت تھا وہ ایک بندۂ رحماں چلا گیا

وہ داعیٔ کبیر قاسم تھا جس کا نام
دن ورات جس کی خدمت تھا جس کا کام

مغموم سب کو چھوڑ کر خنداں چلا گیا
بندوں کو رب سے جوڑ کر فرحاں چلا گیا

کرتے تھے ناز اپنے بھی تیری حیات پر
حیراں ہوئے تھے غیر بھی تیری ممات پر

انسانیت پہ کر کے وہ احساں چلا گیا
دین کا جہاں بسا کہ نگہباں چلا گیا

اولاد ان کے سارے ہیں مانند نجوم کے
رہتے ہیں ہر حال میں مانند شموس کے

امت کا تھا وہ راہ نما داعی چلا گیا
قسمت کا وہ ستارہ تھا قاسم چلا گیا

اللہ کا سنا کے وہ فرماں چلا گیا
اقوالِ اولیاء وہ بتا کے چلا گیا

اس دورِ فتن میں تھا وہ اسلاف کا نشاں
امت کی فکر میں تھا وہ رفعت کا آسماں

بروز جمعرات — ۱۷/۷/۱۴۳۸ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۳۳)

ترانۂ دارالعلوم دیوبند

از: حضرت مولانا ریاست علی صاحب بجنوریؒ، سابق استاذ حدیث داارلعلوم دیوبند

یہ علم و ہنر کا گہوارہ تاریخ کا وہ شہ پارہ ہے
ہر پھول یہاں اک شعلہ ہے، ہر سرو یہاں مینارہ ہے

خود ساقی کوثر نے رکھی، میخانے کی بنیاد یہاں
تاریخ مرتب کرتی ہے دیوانوں کی روداد یہاں

جو وادیٔ فاراں سے اٹھی گونجی ہے وہی تکبیر یہاں
ہستی کے صنم خانوں کے لئے ہوتا ہے حرم تعمیر یہاں

برسا ہے یہاں وہ ابرِ کرم اٹھا تھا جو سوئے یثرب سے
اس وادی کا سارا دامن سیراب ہے جوئے یثرب سے

کہسار یہاں دب جاتے ہیں، طوفان یہاں رک جاتے ہیں
اس کاخِ فقیری کے آگے شاہوں کے محل جھک جاتے ہیں

ہر بوند ہے جس کی امرت جل، یہ بادل ایسا بادل ہے
سو ساگر جس سے بھر جائیں یہ جھاگل ایسا جھاگل ہے

مہتاب یہاں ذروں کو ہر رات منانے آتا ہے
خورشید یہاں کے غنچوں کو ہر صبح جگانے آتا ہے

یہ صحنِ چمن ہے برکھا رت، ہر موسم ہے برسات یہاں
گل بانگ سحر بن جاتی ہے ساون کی اندھیری رات یہاں

اسلام کے اس مرکز سے ہوئی تقدیس عیاں آزادی کی
اس بامِ حرم سے گونجی ہے سو بار اذان آزادی کی

اس وادیٔ گل کا ہر غنچہ، خورشید جہاں کہلاتا ہے
جو رِند یہاں سے اٹھا ہے، وہ پیر مغاں کہلاتا ہے

جو شمعِ یقیں روشن ہے یہاں، وہ شمعِ حرم کا پرتو ہے
یہ مجلس مے وہ مجلس ہے خود فطرت جس کی قاسم ہے

اس بزمِ ولی اللٰہی میں، تنویرِ نبوت کی ضو ہے
اس بزم کا ساقی کیا کہیے جو صبحِ ازل سے قائم ہے

جس وقت کسی یعقوب کی لے، اس گلشن میں بڑھ جاتی ہے
عابد کے یقیں سے روشن ہے، سادات کا سچا صاف عمل
یہ ایک صنم خانہ ہے جہاں محمود بہت تیار ہوئے
ہے عزم حسین احمد سے بپا ہنگامہ گیر و دار یہاں

ذروں کی ضیا خورشید جہاں کو ایسے میں شرماتی ہے
آنکھوں نے کہاں دیکھا ہو گا، اخلاص کا ایسا تاج محل
اس خاک کے ذرّے ذرّے سے کس درجہ شر بیدار ہوئے
شاخوں کی لچک بن جاتی ہے، باطل کے لئے تلوار یہاں

رومی کی غزل، رازی کی نظر، غزالی کی تلقین یہاں
ہر رند ہے ابراہیم یہاں، ہر میکش ہے اعجاز یہاں
ہیں کتنے عزیز اس محفل کے، انفاسِ حیات افروز ہمیں
طیبہ کی مئے مرغوب یہاں، دیتے ہیں سفالِ ہندی میں

روشن ہے جمالِ انور سے، پیمانۂ فخر الدین یہاں
رِندانِ ہدیٰ پر کھلتے ہیں، تقدیس طلب کے راز یہاں
اس سازِ معانی کے نغمے، دیتے ہیں یقیں کا سوز ہمیں
روشن ہے چراغِ نعمانی، اس بزمِ کمالِ ہندی میں

خالق نے یہاں اک تازہ حرم، اس درجہ حسیں بنوایا ہے
اس بزمِ جنوں کے دیوانے، ہر راہ سے پہنچے یزداں تک

دل صاف گواہی دیتا ہے، یہ خلدِ بریں کا سایہ ہے
ہیں عام ہمارے افسانے، دیوارِ چمن سے زنداں تک

سو بار سنوارا ہے ہم نے، اس ملک کے گیسوئے برہم کو
جو صبحِ ازل میں گونجی تھی، فطرت کی وہی آواز ہیں ہم

اس برقِ تجلی نے سمجھا، پروانۂ شمعِ نور ہمیں
دریائے طلب ہو جاتا ہے، ہر مے کش کا پایاب یہاں
بلبل کی دعا جب گلشن میں، فطرت کی زباں ہو جاتی ہے
امداد و رشید و اشرف کا یہ قلزمِ عرفاں پھیلے گا
خورشید یہ دینِ احمد کا، عالم کے افق پر چمکے گا

یہ اہلِ جنوں بتلائیں گے، کیا ہم نے دیا ہے عالم کو
پروردۂ خوشبو غنچے میں، گلشن کے لئے اعجاز ہیں ہم

یہ وادیٔ ایمن دیتی ہے، تعلیم کلیم طور ہمیں
ہم تشنہ لبوں نے سیکھے ہیں، مے نوشی کے آداب یہاں
انوارِ حرم کی تابانی ہر سمت عیاں ہو جاتی ہے
یہ شجرۂ طیب پھیلا ہے تا وسعتِ امکاں پھیلے گا
یہ نور ہمیشہ چمکا ہے، یہ نور برابر چمکے گا

یوں سینۂ گیتی پر روشن، اسلاف کا یہ کردار رہے
آنکھوں میں رہیں انوارِ حرم، سینہ میں دلِ بیدار رہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(٣٤)

﴾ہندوستاں ہمارا﴿

از: مہمان خانہ دارالعلوم دیوبند

سارے جہاں سے اچھا، ہندوستاں ہمارا ہمارا

ہم بلبلیں ہیں اس کی، یہ گلستاں ہمارا ہمارا

غربت میں ہوا گر ہم، رہتا ہے دل وطن میں

سمجھو ہمیں وہی بھی دل ہو جہاں ہمارا ہمارا

پربت ہو سب سے اونچا ہمسایہ آسماں کا

وہ سنتری ہمارا وہ پاسباں ہمارا ہمارا

گودی میں کھیلتی ہیں، اس کی ہزاروں ندیاں

گلشن ہے جن کے دم سے، رشکِ جہاں ہمارا ہمارا

اے آب رودِ گنگا، وہ دن ہیں یاد تجھ کو

اترا تیرے کنارے جب کارواں ہمارا ہمارا

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا

ہندی ہیں ہم وطن ہیں، یہ گلستاں ہمارا ہمارا

یونان و مصر و روماں سب مٹ گئے جہاں سے

اب تک مگر ہے باقی نام و نشاں ہمارا ہمارا

کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری
صدیوں رہا ہے دشمن دورِ زماں ہمارا ہمارا

اقبال کوئی محرم اپنا نہیں جہاں میں
معلوم کیا کسی کو دردِ جہاں ہمارا ہمارا

۱۴۳۸/۷/۲۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۳۵)

﴾ بے قرار کشتی کا یہ بھی ناخدا ہو گا ﴿

ڈرتا ہے تو مرنے سے، حشر تیرا کیا ہو گا
نکلے گی یہ جاں تن سے، وہ لمحہ تیرا کیا ہو گا

زندگی یہ کیسی ہے، نہ جینے کی تمنا ہے
انجام کا خدشہ ہے، بھلا یا برا ہو گا

دنیاں کا تو طالب ہے، جوڑوں کا بھی مالک ہے
دنیاں تجھے بھیجے گی، کفن کا ردا ہو گا

اب تک یہ دنیاں میں خوشیوں کی بہار آئی
چھوٹیں گے یہ گھر والے، مال بھی جدا ہو گا

تنہائی میں نکلا ہے، کمرہ بھی اندھیرا ہے
ساتھ ہیں فقط اعمال، نہ جانے کہ کیا ہو گا

تیرا ہے اگر ایماں، کر لے اسے کامل
قبر کے اندھیرے میں، کلمہ کا ضیا ہو گا

بدعتوں کے طوفاں میں، تھام لے تو سنت کو
بے قرار کشتی کا، یہ بھی ناخدا ہو گا......

کفر کے اندھیروں میں دین کو منوّر کر
تھام لے تو قرآں کو، یہ بھی اک دیا ہو گا

دنیاں کی نمائش میں، دین سے ہوا غافل
کر لے تو فکر ماحی اس سے باخدا ہو گا

ڈرتا ہے تو مرنے سے، حشر تیرا کیا ہو گا
نکلے گی یہ جاں تن سے، وہ لمحہ تیرا کیا ہو گا

بروزاتوار رجب المرجب — ۲۴/۷/۱۴۳۸ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

(٣٦)

نعت سرورِ کونین ﷺ

اللھم صل علی سیدنا و مولٰنامحمد

وعلى اله و صحبه و بارك و سلم

قرآن ملا ان کے صدقہ، ایمان ملا ان کے صدقہ

رحمان ملا ان کے صدقہ، وہ کیا ہے جسے ہم پا نہ سکے

قربان میں ان کی بخشش پر، مقصد کی زباں پر آیا نہیں

بن مانگے دیا، اتنا دیا دامن میں ہمارے سمایا نہیں

جب حسن تھا ان کا جلوہ نما، انوار کا عالم کیا ہو گا

ہر کوئی فدا ہے بن دیکھے، دیدار کا عالم کیا ہو گا

وہ رحمت کیسی رحمت ہے، مفہوم سمجھ لو رحمت کا

اس کو بھی گلے سے لگایا ہے، جسے اپنا کسی نے بنایا نہیں

چاہے تو اشاروں سے اپنی، کایہ بھی پلٹ دے دنیاں کی

یہ شان ہے خدمت گاروں کی، سردار کا عالم کیا ہو گا

اس محسنِ اعظم کے یوں تو، ہم سب پہ ہزاروں احساں ہیں

قربان مگر اس احساں پر، احساں بھی کیا تو جتایا نہیں

اللهم صل على سيدنا و مولٰنامحمد

وعلى اله و صحبه و بارك و سلم

رجب المرجب – ۱۴۳۸/۷/۲۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۳۷)

☙ رمضان آگیا ہے ❧

رمضان آگیا ہے، رمضان آگیا ہے
پیغامِ حق کا لے کر مہمان آگیا ہے

بخشش کی ہے ضمانت ، یہ رحمتوں کا موسم
ہر سو ٹپک رہی ہے، نور و ہدیٰ کی شبنم
مسجد کی چاندنی سے، ماتھے چمک رہے ہیں
طاری ہے مومنوں پر وحدانیت کا عالم
اجر و ثواب کا اک طوفان آگیا ہے

عمرہ کو جانے والے، عمرہ کو جارہے ہیں
ہر گام ہر قدم نیکی کمارہے ہیں
دربارِ ایزدی میں خم کر کے اپنے سر کو
بگڑا ہوا مقدار اپنا بنارہے ہیں
کرنے کو ہم سبھی پر، احسان آگیا ہے

گلشن کی طرح ہر اک مسجد سجی ہوئی ہے
ہر کوچے ہر گلی میں، ہلچل مچی ہوئی ہے
بارش کا ہوش ہے نہ، احساس دھوپ کا ہے
چادر سی رحمتوں کی سر پر تنی ہوئی ہے
تازہ بہ تازہ کرنے ایمان آگیا ہے

دیدار کے ہے قابل اس ماہ کا نظارا
افطار اور سحری کا حسن پیارا پیارا
تجدیدِ دین کرنے ذیشان آگیا ہے
رمضان آگیا ہے، رمضان آگیا ہے

رجب المرجب — ۱۴۳۸/۷/۲۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۳۸)

ترانۂ شاہ ولی اللہ — بنگلور

یہ جامعہ شاہ ولی اللہؒ اک اسلامی میخانہ ہے
مے نوش یہاں مدہوش نہیں، ہر رند بڑا فرزانہ ہے

پھولوں کی مہک اللہ اللہ، شاخوں کی لچک ماشاآللہ
دنیاں کے لئے ہر چیز یہاں اخلاص بھرا نذرانہ ہے

ہر شام وسحر یہاں نبیوں کی وراثت ہوتی ہے
قرآں کی صداؤں سے ہر دم لبریز یہاں کا شانہ ہے

دیکھو تو ذرا ہر وقت یہاں انوار کی بارش ہوتی ہے
اللہ کی رحمت کا تو ہی دنیاں میں بڑا کاشانہ ہے

ہر گوشۂ عالم میں اس کے جلوؤں کی شعائیں پھیلے گی
ہر پیر و جواں تک دنیاں میں پیغامِ نبیؐ پھیلاتا ہے

اس بزم میں پینے والوں کو جینے کا سلیقہ آتا ہے
جو پی کے یہاں مخمور ہوا وہ رند بڑا فرزانہ ہے

باطل کی شرارت سے ہر سو ظلمات کے بادل چھائے ہیں
اب نورِ عمل کی تابش سے ذروں کو ہمیں چمکانا ہے

اخلاص و عمل کا سرمایہ رکھ ساتھ ہی راہِ منزل
گر تجھ کو مجاہد بننا ہے گر داعیٔ دیں کہلانا ہے

اب ذکرِ نبیٔ اکرمؐ کی محفل کو منور رکھنا ہے
محبوبِ دو عالم کا دل سے فوزان اگر تو دیوانہ ہے

یہ جامعہ شاہ ولی اللہؒ اک اسلامی میخانہ ہے
مے نوش یہاں مدہوش نہیں، ہر رند بڑا فرزانہ ہے

رجب المرجب — ۲۵/۷/۱۴۳۸ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۳۹)

حسبی ربی جل اللہ

حسبی ربی جل اللہ، ما فی قلبی غیر اللہ
نور محمّد صل اللہ، لا الہ الا اللہ

تیرے صدقہ میں آقا، سارے جہاں کو دین ملا
بے دینوں نے کلمہ پڑھا، لا الہ الا اللہ

سمت نبیؐ بو جہل گیا، آقا سے اس نے یہ کہا
گر ہو نبیؐ بتلاؤ ذرا، میری مٹھی میں ہے کیا
آقاؐ کا فرمان ہوا، اور فضلِ رحمان ہوا
مٹھی سے پتھر بولا، لا الہ الا اللہ

وہ جو بلالِ حبشی ہیں، سرور جیؐ کے پیارے ہیں
دنیاں کے ہر عاشق کی آنکھوں کے وہ پیارے ہیں
ظلم ہوئے کتنے ان پر، سینے پر رکھے پتھر
لب پر پھر بھی جاری تھے، لا الہ الا اللہ

اپنی بہن سے بولے عمرؓ، یہ تو بتا کیا کرتی تھی
میرے آنے سے پہلے، کیا چپکے چپکے پڑھتی تھی
بہن نے جب قرآن پڑھا، سن کے کلامِ پاک خدا
دل یہ عمرؓ کا بول اٹھا، لا الہ الا اللہ

دنیاں کے انسان سبھی، شرک و بدعت کرتے تھے
رب کے تھے بندے پھر بھی، بت کی عبادت کرتے تھے
بت خانے ہیں تھرر ائے، میرے نبیؐ ہیں جب آئے
کہنے لگی مخلوقِ خدا، لا الہ الا اللہ

رجب المرجب — ۱۴۳۸/۷/۲۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(٤٠)

گلابوں کو ملی خوشبو نبیؐ کا وہ پسینہ ہے

خدا کے پاکیزہ گھر پر میرا جانا فریضا ہے
نبیؐ کے روضِ اطہر کا درودِ پاک زینہ ہے

مدینہ کی فضیلت ہے یہ مانو تم حقیقت ہے
حقیقت میں ہرا گنبد، زمرّد کا نگینہ ہے

زماں اپنی، زمیں اپنی، یہ کہہ لیں کچھ مگر پھر بھی
میرے آقاؐ جو روضے میں دو عالم کا خزینہ ہے

ادھر دیکھو جدھر دیکھو، بدی کا ہی اندھیرا ہے
خدا کے انور کا مخزن میرے آقاؐ کا پسینہ ہے

بدی کی زندگانی بھی، یہ کیسی زندگانی ہے
درودِ پاک پڑھتا ہوں، یہ جینے کا قرینہ ہے

میرے آقاؐ کے جینے میں نہیں ہرگز کمی کوئی
نکالے گا کوئی خامی وہی آخر کمینہ ہے

میری خواہش میرے اللہ، مجھے طیبہ میں جینا ہے
مجھے مرنا مدینہ میں، بقیع میرا دفینہ ہے

میں ڈوبا ہوں معاصی میں، کناروں کا ہی طالب ہوں
ضرورت ہے شفاعت کی یہ رحمت کا سفینہ ہے

فخر کلیوں کی خوشبو پر، مگر ما حی حقیقت میں
گلابوں کو ملی خوشبو، نبیؐ کا وہ پسینہ ہے

رجب المرجب – ۱۴۳۸/۷/۲۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(٤١)

لہو میں تر نبیؐ کا جسمِ اطہر یاد آتا ہے

لہو میں تر نبیؐ کا جسمِ اطہر یاد آتا ہے
تڑپ جاتا ہوں جب طائف کا منظر یاد آتا ہے
مسلمانوں ذرا سوچو، ہے کیا پایا ہے کیا کھویا

مسلماں رات دن سر گرم ہیں محلوں کی خواہش میں
کسے سرکارِ دو عالمؐ کا اب گھر یاد آتا ہے
مسلمانوں ذرا سوچو، ہے کیا پایا ہے کیا کھویا

مسلمانوں کو نیند آتی ہے اب مخمل کے گدوں پر
رسول اللہ کا اب کس کو بستر یاد آتا ہے
مسلمانوں ذرا سوچو، ہے کیا پایا ہے کیا کھویا

مسلمانوں کی کثرت پر بڑی حیرت سی ہوتی ہے
مجھے جب تین سو تیرہ کا لشکر یاد آتا ہے
مسلمانوں ذرا سوچو، ہے کیا پایا ہے کیا کھویا

وہی معلوم ہوتا ہے سراپا باغِ جنت ہے
مجھے منصور جب شہرِ پیغمبرؐ یاد آتا ہے
مسلمانوں ذرا سوچو، ہے کیا پایا ہے کیا کھویا

رجب المرجب – ۲۶/۷/۱۴۳۸ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(٤٢)

دل کا اجالا ہے نامِ محمدؐ

دل کا اجالا نامِ محمدؐ، آنکھوں کا تارہ ہے نامِ محمدؐ
جنت کے پتوں پہ عرشِ عُلٰی پر آدمؑ نے دیکھا تھا نامِ محمدؐ
جنت کے پتوں پہ عرشِ عُلٰی پر حوّاؑ نے دیکھا تھا نامِ محمدؐ

پوچھے گا رب تو لایا ہے کیا کیا
میں تو کہوں گا نامِ محمدؐ
دل کا اجالا نامِ محمدؐ، آنکھوں کا تارہ ہے نامِ محمدؐ

دونوں جہاں کی دولت جو چاہو
کرلو وظیفہ نامِ محمدؐ
دل کا اجالا نامِ محمدؐ، آنکھوں کا تارہ ہے نامِ محمدؐ

صلّے علٰی کا سہرا سجا کر
دولہا بنایا نامِ محمدؐ
دل کا اجالا نامِ محمدؐ، آنکھوں کا تارہ ہے نامِ محمدؐ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(٤٣)

مولانا ہم کو چھوڑ کے تم چل دیے کہاں

ازافادات: حضرت مولانا مفتی عقیل قریشی صاحب دامت برکاتہم

مولانا ہمیں چھوڑ کے تم چل دیے کہاں
ہر ایک رنج و غم میں ہے ڈوبا ہوا یہاں

کیوں اتنے آج طاؔہر و طیّبؔ اداس ہیں
جام سبو اداس ہیں، ساغر اداس ہیں
غمگیں اہل ہند ہیں، ہم سب اداس ہیں
باشندگان بنگلوؔر بھی اداس ہیں
جن و ملک اداس ہیں، آدم اداس ہیں
آنسوں بہا رہے ہیں زمین اور آسماں

مولانا ہمیں چھوڑ کے تم چل دیے کہاں
ہر ایک رنج و غم میں ہے ڈوبا ہوا یہاں

ہر بزم میں تمہیں تو فصیح اللسان تھے
اخلاق کا نمونہ تھے، شیریں بیان تھے
تم مشفق و شفیق بڑے مہربان تھے
ہر ایک خاص و عام سبھی کی زبان تھے

تم داعیٔ کبیر تھے علماء کی شان تھے
اب ہند میں نظیرٔ تمہاری بھلا کہاں

مولانا ہمیں چھوڑ کے تم چل دیے کہاں
ہر ایک رنج و غم میں ہے ڈوبا ہوا یہاں

رہبر کہیں، سفینہ کہیں، ناخدا کہیں
ہادی کہیں ہم آپ کو، یا رہنما کہیں
شمعِ امم کہیں، یا امام الہدٰی کہیں
محسن کہیں، کریم کہیں، پیشوا کہیں
پژمردہ صحن، باغ ہے افسردہ گلستاں

مولانا ہمیں چھوڑ کے تم چل دیے کہاں
ہر ایک رنج و غم میں ہے ڈوبا ہوا یہاں

تم کاشف العلوم میں جلوہ فگن رہے
یوسف و انعام کے دل کی لگن رہے
فاروق عبدالرزاق پہ سایہ فگن رہے
ساقی رہے خمار رہے انجمن رہے
مدت سے داعیوں میں بھی جلوہ فگن رہے
تھا ناز بزرگوں کو تم ہی پر تو بے گماں

مولانا ہمیں چھوڑ کے تم چل دیے کہاں
ہر ایک رنج و غم میں ہے ڈوبا ہوا یہاں

کیوں حاجیوں کے جوڑ کی ترتیب بنی نہیں
حج و زیارت و عمرہ کی ترتیب بنی نہیں
مشقِ احرام طواف و سعی کیوں ہوئی نہیں
مدینہ کی حاضری و دعا کیوں ہوئی نہیں
سب کچھ تو ہو رہا ہے مگر وہ نہیں یہاں

مولانا ہمیں چھوڑ کے تم چل دیے کہاں
ہر ایک رنج و غم میں ہے ڈوبا ہوا یہاں

ہر اجتماع میں یاد ستائے گی آپ کی
آخری بیان میں یاد ستائے گی آپ کی
وقتِ دعا بھی یاد ستائے گی آپ کی
موجِ سحر بھی یاد ستائے گی آپ کی
صدیوں کے بعد یاد رلائے گی آپ کی
اب عاشقِ رسول ﷺ کو پائیں گے ہم کہاں

مولانا ہمیں چھوڑ کے تم چل دیے کہاں
ہر ایک رنج و غم میں ہے ڈوبا ہوا یہاں

یہ التجا قبول خدایا! ضرور ہو
قاسم کا پھر سے یہاں پر ظہور ہو
پھر سے یہاں چمن میں وہی رنگ و نور ہو
دستِ دعا اٹھاتا ہوں اے مالکِ جہاں

مولانا ہمیں چھوڑ کے تم چل دیے کہاں
ہر ایک رنج و غم میں ہے ڈوبا ہوا یہاں

فوزآن کی التجا ہے یہ ربِّ خبیر سے
جو بھی میری زباں میں ہو نکلے ضمیر سے
عقبٰی میں یہ قریب ہو شیخِ کبیر سے
پھر حضرتِ رسولؐ کہیں مجھ فقیر سے
قاسم کے خوشہ چینوں کا فوزآن بھی قدرداں

مولانا ہمیں چھوڑ کے تم چل دیے کہاں
ہر ایک رنج و غم میں ہے ڈوبا ہوا یہاں

(تضمین شدہ: شیخِ زمن چلے ہو ہمیں چھوڑ کر کہاں)
تصحیح کردہ: حضرت مولانا مفتی مصلح الدین صاحب بستوی—استاذ دارالعلوم دیوبند
پیش کش: بموقعہ تعزیتی اجلاس، جامعہ فاروقیہ بلال نگر —ہریور
حافظ محمد منّت اللہ فاروقی
رجب المرجب — ۱۴۳۸/۷/۲۷ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(٤٤)

نظمِ تعزیت

بموقعہ وفاتِ حسرت آیات مولانا قاسم قریشیؒ

چل دیا داعی جہاں سے لے کے دل میں رنج و غم
آپؒ تھے وارث نبیؐ کے، تھی وراثت درد و غم

حضرت قاسم قریشیؒ آہ اے قاسم جناب
آپؒ تھے شمعِ فروزاں پیکرِ جود و کرم

آپؒ اہلِ علم کا ہر وقت رکھتے تھے خیال
اور کرتے تھے نچھاور ان پہ وہ دام و درم

آپؒ تھے جہدِ مسلسل، آپؒ تھے سیلِ رواں
آپؒ کو فرصت کہاں تھی، آپؒ تھے کوہِ ہِمَم

آپؒ کا طرزِ تکلم، سب کے دل میں گھر کرے
علم کے دریا بہائے، اور اسرار و حکم

آپؒ کو ہر وقت رہتا تھا برابر فکرِ دیں
آپؒ نے جھیلا برابر دین کے خاطر ستم

باوجودیکہ طبیعت آپؒ کی تھی مضمحل
آپؒ تھے بے حد جفاکش اور بے حد سرگرم

زندگی کو کرلیا تھا آپؒ نے پورا وصول
دین کے خاطر سہا کرتے تھے جو شبّ و ستم

ملک و بیرونی ممالک آپؒ کے تھے محوِ سفر
مرکزِ تبلیغ میں بھی آپؒ تھے بے حد اہم

مشوروں کی مجلسوں کی جان ہوتے تھے وہی
اور سارے ساتھیوں کا آپؒ رکھتے تھے بھرم

آپؒ ڈھونڈا کریں گے اجتماع کے سب شریک
آپؒ سارے اجتماع کے واسطے تھے مغتنم

دین کی دعوت جو ٹھری سنتِ کل انبیاءؑ
ایسی سنت سے بڑھایا آپؒ نے راہ و رسم

آپؒ تھے مشہور جتنے اس سے زائد تھے قبول
آپؒ کے رکتے نہیں تھے رات یا دن میں قدم

تھے یقیںِ محکم کا پیکر اور سراپا تھا عمل
قوم کی اصلاح کی خاطر ہی پایا آپؒ نے گویا جنم

آپؒ تھے مخدوم سب کے پھر بھی خدمت کا خیال
بس یہی سردار کی تعریف میں پایا رقم

آپؒ تھے مشفق سبھی پر اور بے حد مہرباں
آپؒ کی خواہش تھی آویں دین میں ساری امم

آپؒ تو ہنستے ہوئے ہی اس جہاں سے چل دئے
ہر کوئی روتا ہے ان کو اور ہے محوِ الم

آپؒ نے اولاد میں سوزِ دروں پیدا کیا
جس کے بدلے ملا ہے آپؒ کو باغِ ارم

آپؒ کی اولاد ساری آپؒ کی ہی نقشِ پا
دین کی خاطر برابر سہہ رہے ہیں زیر و بم

اے میرے اللہ ہوں ان پر رحمتوں کی بارشیں
اور تیری نعمتیں ہوں ان پہ یارب دم بدم

میں بھی ہوں ان کا خدایا ایک خادم بے نوا
کر عطا فوزآن کو آپؒ جیسا سوز و غم

ازافادات: مولوی سید علی محمودی
خوانندہ: سعید فوزان غفرلہ
رجب المرجب — ۱۴۳۸/۷/۲۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(٤٥)

تیرے دردِ جدائی میں قاسمؒ

قاسم تھے قریشی امت کے ویران دلوں کو چمکاتے
تاریک گھٹاؤں میں جاکر، تبلیغ کی شمع کو جلاتے

آباد تھا ان سے گلشنِ دین، آباد رہے گا دینِ مبین
وہ قائدِ کارِ نبوت تھے، ہم ان کے مشن کے دیوانے

دلچسپ بیانی سے تیری تسکین دلوں کو ملتی
اب دل کو دلاسا کون کرے، جب یاد کریں گے پروانے

البتہ تیرا اندازِ بیاں، محفل کو ملے گا اور کہاں
جب تک دیوانے زندہ ہیں، آباد کریں گے پروانے

وہ تیری تبسم کا نقشہ آنکھوں میں لئے فرزانے
الفت کی تجلی سے ملی بے نو تھے پہلے پروانے

سنت پر فداکاری وہ تیری، پابندِ شریعت شیوہ تیرا
عقبیٰ کی فکر، امت کی تڑپ، شاداب و شگفتہ چہرہ تیرا

سیرت کا سراپا پر تو تھا، تبلیغ کا ایک سپاہی تھا
ہر دل میں تیری الفت ہے رچی، ہر لب پہ تیرے ہیں شکرانے

کیاخوب زیست وحیات تیری، خاصاں خداسی شان تیری

تیرے دردِ جدائی می قاسم، اغیا بھی روتے تڑپیں گے

مغموم اداس گھٹائیں ہیں، فرقت میں تیرے اے قائدِ دیں

تیرے لطف وکرم کے گونجینگے، ہر کان میں تیرے افسانے

اس غم مین فوزآن کب تک، چپ چپ کے سے یوں تڑپیں گے

تم ضبط فغاں کرتے ہی رہو، پر ٹکڑے جگر کے روئیں گے

پیش کش: مولوی محمد عمر ٹمکور

شریک دورۂ حدیث دارالعلوم دیوبند

رجب المرجب — ۱۴۳۸/۷/۲۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(٤٦)

آپ ﷺ کی نعتیں میں لکھ لکھ کر سناؤں آپ ﷺ کو

از: مولانا انس یونس صاحب دامت برکاتھم

آپ کی نعتیں میں لکھ لکھ کر سناؤں آپ کو
کس طرح راضی کروں کیسے مناؤں آپ کو

آپ کو راضی نہ کر پایا تو مر جاؤنگا میں
چھوٹی چھوٹی کرچیاں بن کر بکھر جاؤنگا میں

زندگی کا اس طرح مجھ کو مزا کیا آئیگا
دل سیاہی کے بھنور میں ڈوبتا رہ جائیگا

واسطہ دوں آپ کو میں آپکے حسنین کا
یار غار ثور کا صدیقہؓ کونین کا

آپ تو دشمن کے بھی حق میں دعا کرتے رہے
بیوفا لوگوں سے بھی ہر دم وفا کرتے رہے

آپ تو رحمت ہی رحمت ہیں جہانوں کیلئے
میرے جیسے بے عمل اور بے ٹھکانوں کیلئے

آپ کا ہے روٹھنا ارض و سماء کا روٹھنا
عرش کا سارے جہانوں کے خدا کا روٹھنا

آپ کی نعتیں میں لکھ لکھ کر سناؤں آپ کو
کس طرح راضی کروں کیسے مناؤں آپ کو

آپ کی نظروں سے جو گرتا ہے مر جاتا ہے وہ
راکھ بن کر اپنے قدموں میں بکھر جاتا ہے وہ

اس طرح تو آدمی خود آدمی رہتا نہیں
صاحب ایمان کیا انسان بھی رہتا نہیں

کیسے کیسے دشمنوں پر رحم کھایا آپنے
آگ سے کتنے ہی لوگوں کو بچایا آپنے

اپنے جوتوں اپنے سایے میں بیٹھا دیجے مجھے
آپ کا ناچیز خادم ہوں دعا دیجے مجھے

زندگی کی تیز لہروں میں نہ بہ جاؤں کہیں
گرد بن کر راستے ہی میں نہ رہ جاؤں کہیں

آپکو خاتون جنّت اور علی کا واسطہ
آپکو فاروق و عثمان غنی کا واسطہ

آپ کی نعتیں میں لکھ لکھ کر سناؤں آپ کو
کس طرح راضی کروں کیسے مناؤں آپ کو

زندگی کو اک بہت مشکل سفر در پیش ہے
ایک مشکل امتحاں بارے دگر در پیش ہے

سوچ میں ڈوبا ہوا ہوں سوچ ہی میں قید ہوں
بے بسی گھیرے ہوئے ہے بے بسی میں قید ہوں

ٹوٹتے جاتے ہیں سارے آسرے جتنے بھی ہیں
بے اثر ہیں لوگ سب چھوٹے بڑے جتنے بھی ہیں

کس قدر کتنا ضروری ہے سہارا آپکا
میری قسمت ہی بدل دیگا اشارہ آپکا

لوگ اکثر شاعرے اصحاب کہتے ہیں مجھے
انکی خاطر روز و شب بیتاب کہتے ہیں مجھے

بے عمل ہوں مغفرت کا ایک سہارا ہے ضرور
آپکا ہر ایک صحابی جاں سے پیارہ ہے ضرور

آپ کی نعتیں میں لکھ لکھ کر سناؤں آپ کو
کس طرح راضی کروں کیسے مناؤں آپ کو

میں نے مختص کرلی اپنی چشمے تر انکے لئے
مضطرب رہتا ہوں میں شام و سحر انکے لئے

میں نہ سرمد ہوں نہ مجنوں ہوں نہ میں منصور ہوں
انکا شاعر اور انکا بندۂ مزدور ہوں

میری خواہش ہے کہ انکی خوبیاں لکھتا رہوں
شوق سے میں آسماں کو آسماں لکھتا رہوں

انکے صدقے آپ مجھ پر مہربانی کیجئے
میرے حالے زار پر آقا توجہ دیجئے

آپ سے رشتہ غلامی کا صدا قائم رہے
خواجگی اور بندگی کی یہ فضاء قائم رہے

میرے سر پر مشکلوں کا آسماں گرنے کو ہے
ذرّہٗ ناچیز پر کوہے گراں گرنے کو ہے

آپ کی نعتیں میں لکھ لکھ کر سناؤں آپ کو
کس طرح راضی کروں کیسے مناؤں آپ کو

گپ اندھیرے میں کھڑا ہوں اے حراء کے آفتاب
پرزہ پرزہ ہو رہی ہے میری خوشیوں کی کتاب

میرے حق میں اپنے خالق سے دعا فرمایئے
اے میرے آقا کرم کی انتہا فرمایئے

دیکھتے ہیں تو مجھے بے آسرا کہتے ہیں لوگ
عہد ماضی کی کوئی بھولی صدا کہتے ہیں لوگ

کس طرح روکوں میں اس طوفان اور سیلاب کو
ذہن سے کیسے نکالوں خوفناک اس خواب کو

میری اپنی سانس بھی اب تو میرے بس میں نہیں
تھک گئی ہے چلتے چلتے اب میری لو ہے جبیں

دیکھ کر دشوار راہیں زندگی گھبرا گئی
میرے گھر تک آتے آتے روشنی گھبرا گئی

سبز گنبد کی طرف اٹھتی ہیں نظریں بار بار
آپکی رحمت کو دیتا ہے صدا یہ خاکسار

خالقِ ارض و سماء سے اب دعا کیجے حضور
مہرباں ہو جایئں مجھ عاصی پہ اب رب غفور

میری ہمت سے زیادہ ہے پریشانی کا بوجھ
میں اٹھا سکتا نہیں اپنے تنِ فانی کا بوجھ

راہ پہ چلتے ہوئے اب ڈگمگا جاتا ہوں میں
سانس لینے پر بھی اب تو لڑکھڑا جاتا ہوں میں

لب ہلا دیجے میری خاطر دعا کے واسطے
رحم فرما دیجئے مجھ پر خدا کے واسطے

آپ کی نعتیں میں لکھ لکھ کر سناؤں آپ کو
کس طرح راضی کروں کیسے مناؤں آپ کو